VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2019 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 7, Number 1, January-December, 2019 pp. 29–40

مولانا محمد شریف اللہؒ کی تفسیر ’’البدیع‘‘ کا تعارفی جائزہ

AN INTRODUCTION BASED STUDY OF TAFSIR AL-BADEE BY MAULANA MUHAMMAD SHARIFULLAH

[1]WAQAR AHMAD [1] WAHEED ABDULLAH KHAN[1] SAEED AHMAD[1]
[1] Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mard

Abstract: The Message of Allah (Quran) is error free from all type of mistakes Poth wordily, literally because Allah has taken the responsibility of the protection of it. Allah has produced a chain of scholars (Mofassreen) for the protection of meaning of the Holy Quran. These scholars have explained the meaning of every aspect and angle of the Holy Quran in different languages of the world in a dignified manner. By the grace of Allah and due to the hard work and sincere efforts of these scholars the tafsir of Holy Quran is present in its original condition. In this matter the efforts of Muhammad Sharif Ullah is worth mentioning, especially his tafseer "Al Bdee Fi Maarafat-E-Maani Kalaam Rabbana Samee" is short but contain precise and precious points, is the master piece of literature and knowledge. In Pakistan and particular in the Punjab province he is the personality who follow the Hanafi school of thought setting aside the conflicts, with strong arguments served the Quran and Hadith for his life time. Below article is critical appreciation of mention Tafsir .
Keywords: Quran, Hadith, Protection, Explained, Efforts, Precise, Precious, Conflicts, Critical, Tafsir.

علمِ تفسیر تمام علوم میں سے بہترین علم ہے کیوں کہ اس کا موضوع اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کلام اللہکا موضوع انسان ہے، تاکہ انسان احسن تقویم کا مصداق بن جائے ۔جس کے بارے میں ربّ ذوالجلال نے فرمایا: لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ[1]
’’اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے ،یہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ)کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔‘‘
تفاسیر کی دنیا میں عربی زبان میں بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے ۔ہر مفسرنے اپنا ایک طرزاسلوب اور ایک فن کو بنیاد بنا کراپنی علمی بساط کے مطابق تفسیری خدمات سرانجام دی ہیں ۔کسی مفسر نے علم الاحکام کو موضوع بنایا ،کسی نے فقہی مسائل کے استنباط پر جان فشانی سے محنت کی ،کسی نے اعتقادات و عبادات کو اپنی تفسیر کی زینت بنایا،کسی نے فرقِ باطلہ کے تعاقب اور تردید میں خوب تگ ودو کی،کسی نے تفصیل کو ضروری سمجھا اور بعض نے اختصار سے کام لیا ۔الغرض سب کی منتہائے نظر دین کی خدمت اورا اللہ کی رضاجوئی ہے ۔ یہ تمام ذخیرہ ’’ہر گُلے رارنگ و بوئے دیگر است‘‘ کی مصداق ہے ۔
اس سلسلے کی ایک کڑی محمد شریف اللہ کی تفسیری خدمات بھی ہیں ،خصوصاً ان کی تفسیر ’’البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع‘‘ جو کہ مختصر مگر جامع ونادرنکات پر مشتمل ،علم و ادب کا حسین شاہکار ہے۔
ایک انسان کے لئے مفید وہ دائمی عمل ہوتاہے،جس کا فائدہ اجتماعی ہواوراس کے جانے کے بعد بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہوں، اور لوگ الناس اس سے اپنی اصلی منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے ہدایت حاصل کرتے رہتے ہوں ،یعنی وہ خدمت صرف اس کی ذات تک محدود نہ

ہوبلکہ اجتماعی ہو ۔ اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسے ہی خدا رسیدہ مفسرین میں محمد شریف اللہ صاحب بھی ہیں،جنہوں نے شب و روزتشنگانِ علوم کو اپنی بساط کے مطابق سیراب کیا۔
تاریخ میں ایسی شخصیات کی تعداد بہت کم ملتی ہے جو بیک وقت مفسّراور محدّث بھی ہوں اور شریعت و طریقت کے رموز واسرارسے بھی واقف ہوں۔ مفسرین ومحدثین میں ممدوح بحیثیتِ ایک محدّث و مفسّراور ایک بہترین نقاد و محقق جانے جاتے ہیں جب کہ عوام اُن کے علمی مقام سے ناواقف ہیں ۔

مولف کا مختصر تعارف:

آپؒ کا پورا نام محمد شریف االلہ بن عبد الرحمٰن بن کریم بخش بن شریف اللہہے۔ آپؒ کی ولادت 1349ھ بمطابق1927ء کو گاؤں مولویان ضلع رحیم یار خان میں ہوئی۔[2]
آپؒ نے سب سے پہلے قرآنِ مجید حفظ کیا ۔ فنون کی ابتدائی کتابیں اپنے والد عبد الرحیم سے پڑھیں ۔کتبِ احادیث کی تکمیل کے بعد علم الفرائض کے حصول کے لئے اپنے گاؤں کی قریبی بستی جج میں عبد الرزاق ججوی[3] کے پاس آئے اورچند ہی مہینوں میں علمِ میراث میں ایسا کمال حاصل کیا کہ اس علم کے مجدّد بن گئے۔کوئی ایسا مسئلہ اس موضوع کے متعلق نہیں ہوگا ،جو انہوں نے طلبہ کو آسان الفاظ میں نہ سمجھایا ہو۔ اس کے بعد علم التفسیر حاصل کرنے کے لئے شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری اور حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ درخواستی بن حافظ محمودسے استفادہ کیا، اور ایسی مہارت حاصل کی جس کی واضح دلیل ان کی اپنی لکھی ہوئی تفاسیر ہیں ۔اس لئے تفسیر سیکھنے کے لئے ان کے پاس بہت سارے طلبہ مختلف ممالک (پاکستان ، افغانستان، ایران ،انڈونشیا اور تھائی لینڈوغیرہ)سے تشریف لاتے تھے۔ان کی رحلت کے بعد بھی وہی سلسلہ اُن ہی کے منہج پر ان کا صاحبزداہ خلیل الرحمٰن علم و حکمت اور طریقت و شریعت کے موتی بکھیر رہے ہیں ۔

معروف اساتذہ :

مولانا محمد شریف اللہکے مشہوراساتذہ چھ ہیں ،جن میں سے ہر ایک اپنے فن کا امام سمجھا جاتا ہے ۔ پہلے استادعبد الرحیم ہیں جو کہ اپنے زمانے کے ایک محقق جامع المعقول والمنقول محدّث تھے۔ دوسرے استاد عبد الرّزاق ججوی ہیں جو کہ علم الفرائض کے امام تھے۔ علم التفسیر کے دونوں مشہور اساتذہ احمد علی لاہوری اور عبد اللہ درخواستی کا ہم پلہ نہ اس وقت تھا اورنہ بعد میں نظر آئے گا۔سلوک و احسان کے منازل پیر طریقت و شریعت غلام محمد بن نور محمد خان دین پوری کی سرپرستی میں طے کئے ۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ہالیج شریف کے سجادہ نشین حماد االلہبن میاں محمود ہالیجوی کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کیا۔[4]

سیرت و کردار:

ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جو ہمہ جہت اور جامع شخصیت ہوں ،یہ ربّ کائنات کا ایک فضل وکرم اور انعام ہوتا ہے جو کہ بہت کم لوگوں کو عنایت فرماتا ہے۔پاکستان کے ان ہمہ جہت کمالات کی حامل شخصیات میں ایک نمایاں شخصیت محمد شریف اللہکا ہے۔ جو ایک محقق و مدقق عالم ،ذکر و فکر سے مزین، بیک وقت شیخ القرآن و شیخ الحدیث ، مدرس ومقرر،فقیہ اور پیر طریقت و شریعت اور اپنے بزرگوں کی اعلیٰ مجاہدانہ روایتوں کے امین تھے ۔عوام وخواص کی اصلاح اورقومی سیاست پر گہری نظر رکھتے تھے ۔قدرت نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا ۔ موصوف کی شخصیت نہ صرف ضلع رحیم یار خان کے لئے بلکہ پورے ملک کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت تھی ،جن کے مشن کو آج بھی ان کے صاحبزادے اور اجل تلامذہ پایۂ تکمیل تک پہچانے میں برسرپیکار ہیں۔
مولفِ تفسیر میں اولیاء اللہ کی صفات کا مشاہدہ ہر صاحبِ بصیرت آدمی کر سکتا تھا۔ان ہی کی ذات سے بہت سارے لوگوں کی زندگی میں انقلاب آیا۔موصوف کم گو تھے اور دھیمی آوازکی صفت سے متصف تھے۔روحانی علاج کے ساتھ جسمانی امراض کے لئے کمال کے نسخے بھی جانتے تھے ۔ عربی، فارسی،سرائیکی،اردواور پنجابی زبانوں پر مکمل دسترس حاصل تھی۔

تصنیفی خدمات:

ممدوح گیارہ کتابوں کے مولف ہیں جوکہ ان کے اپنے مدرسہ کی لائبریری کی زینت ہیں ،جن کی کچھ تفصیل سطورِ ذیل میں بیان کی جاتی ہے:

1: تفسیر ''البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع''(دوسراایڈیشن ۴۲۴۱ھ)تین جلدوں پر مشتمل عربی میں لکھی گئی ہے۔

2: تفسیر '' تبیان الفرقان فی حل مشکلات القرآن''(دوسرایڈیشن ۳۲۴۱ھ) یہ حضرت شیخ کی پہلی تألیف ہے ،جو کہ چار جلدوں پر مشتمل عربی میں لکھی گئی ہے ۔

3: '' التفسیر الکوثری'' (دوسراایڈیشن ۳۲۴۱ھ)دو جلدوں پر مشتمل اردو میں لکھی گئی ہے ۔اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس تفسیر کی پہلی جلد مسجد نبوی مدینہ منورہ میں لکھی گئی اور دوسری جلد مسجدِ حرام میں لکھی گئی ہے۔

4: '' تفسیر تیسیر القرآن فی حل مشکلات القرآن''(دوسرایڈیشن ۲۲۴۱ھ)عربی میں لکھی ہے۔

5: '' مقدمۃ القرآن ''(دوسراایڈیشن ۳۲۴۱ھ)ایک جلد پر مشتمل عربی میں تالیف کی ہے۔

6: '' مقدمۃ القرآن ''(دوسراایڈیشن ۳۲۴۱ھ)ایک جلد پر مشتمل اردو میں لکھی ہے۔

7: '' الکوثر البخاری فی شرح صحیح البخاری''(دوسرایڈیشن ۴۲۴۱ھ)عربی میں تألیف کی ہے۔

8: '' الکوثر الشمسی فی شرح سنن الترمذی''(دوسرایڈیشن ۳۲۴۱ھ)ایک جلد عربی میں تحریر فرمائی ہے اور دو جلدیں اردو زبان میں تالیف کی ہیں۔

9: '' تنویر المشکوٰۃشرح مشکٰوۃ المصابیح ''(دوسرایڈیشن ۳۲۴۱ھ)عربی میں تالیف کی ہے۔

10: '' المجموعۃ الصادقۃ ''(دوسرایڈیشن ۳۲۴۱ھ)یہ ایک مختصر مجموعہ ہے جس میں صحاحِ ستہ کی مرفوع احادیث جمع کی گئی ہیں۔

11: ''تعلیم الفرائض ''(دوسراایڈیشن ۳۲۴۱ھ) علم المیراث کوآسان طریقے سے سمجھانے کے لئے عربی میں لکھی گئی ہے۔[5] ان کے علاوہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم میں ان کے مخطوطات بھی موجود ہیں،جو اسی مدرسے کے ایک مدرس عبدالخالق نے جمع کیے ہیں۔

تفسیر البدیع کا تعارفی جائزہ:

موصوف کی تالیفات میں سے عربی اور اردو میں لکھی گئی چار تفاسیر اور اصولِ تفسیر کاایک مقدمہ زیادہ مشہور ہیں۔ہر تفسیر کا اپنا ایک رنگ ہے جس کی وجہ سے اس کو امتیازی خصوصیت حاصل ہوتی ہے ۔چوں کہ ان کی تفاسیر میں تفسیر'' البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع ''کو چند بنیادی صفات کی وجہ سے زیادہ شہرت ملی۔

سبب تالیف :

مؤلف کے مقدمہ تفسیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اپنے شیخ حمّاد اللہ ہالیجوی کی کتاب ''الیاقوت و المرجان'' میں جو تفسیری نکات اور تفسیر ابن جریرکے مصادر کا تذکرہ ہے ان کی تشریح، توضیح اور تنقیح کی خاطر اس تفسیر کو مرتب کیا گیا۔[6]

تفسیر ''البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع''کی تالیف حضرت شیخ نے ۳۹۹۱ء بمطابق(۴۱۴۱ھ) سے شروع کر کے ۴۹۹۱ء بمطابق (۵۱۴۱ھ)میں مکمل کر لی۔دوایڈیشن منظرِ عام پر آچکے ہیں اور تیسرا ایڈیشن بھی تیار ہے۔ اس میں تقریباً تفسیر سے متعلقہ تمام جدید و قدیم علوم کو جمع کیاگیا ہے اور پڑھنے والا ان علوم سے محظوظ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دل میں سید الکونین ﷺاور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گہری محبت بھی محسوس کرتا ہے۔

مولف نے اس تفسیر میں قدیم مفسرین کا مسلک اختیار کیا ہے اور اسی طرح متقدمین فقہاء کا مذہب بھی اختیار کیا ہے ۔مثلاً سب سے پہلے وہ مفرد الفاظ کی لفظی تحقیق یعنی لغوی تعریف کرنا،اشتقاق،اِعراب اوربلاغت و معانی کی تفصیل کرتے ہیں۔اور ساتھ ساتھ اسباب نزول بھی بیان کرتے ہیں جب کہ سبب خاص ہو، اور مناسبت بھی بیان کرتے ہیں جب صلہ موجود ہو، اگر کہیں احکام اور مسائلِ فقہیہ ہوں تو ان کا بیان بھی کرتے ہیں۔ بعض ضروری مقامات پر ما سبق کا خلاصہ بھی زیبِ قرطاس کرتے ہیں۔

تفسیرِ بدیع کے منہج و اسلوب کا جائزہ:

اس آرٹیکل میں اختصار کے ساتھ اس تفسیر کے منہج و اسلوب کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا، چنانچہ تفسیرِ بدیع کے منہج کو مندرجہ ذیل دو مباحث کے ضمن میں پیش کیا جاتاہے:
(1) منہج التفسیر بالرّوایۃ:
(2) دوسری بات منہج التفسیر بالدّرایۃ :
ذیل میں ان امور کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:

امرِ اول: منہج التفسیربالروایۃ:

اس امر کی وضاحت سات نکات کی صورت میں پیش کی جاتی ہے:

(1)تفسیر القرآن بالقرآن:

یعنی قرآن کی وہ تفسیر جوقرآن ہی سے کی جائے۔ مفسرین نے اس طریقہ کوسب سے افضل قراردیا ہے کیوں کہ قرآن کریم کی بعض آیات دیگر آیات کی تفسیر و تشریح کرتی ہیں۔ مولف مرحوم نے بھی تفسیر کرتے وقت اس کو اولیت دی ہے اور قرآن کریم کی جس آیت کی توضیح و تشریح کسی دوسری آیت میں پائی جاتی ہے تو اسی آیت کے تناظر میں تفسیر کی ہے۔ اس مدعا کی وضاحت ذیل کی مثالوں سے ہو سکتی ہے:

پہلی مثال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَ نَا وَاللہُ اَمَرَنَا بِھَا۔[7]
'' اور جب وہ بے حیائی کا کام کرتے ہیں ،تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے''۔
موصوف نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے دو طرح سے استدلال کیا،ایک تو انھوں نے اپنے آباء و اجداد کی تقلید کی اور دوسرا کام یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ پر صریح جھوٹ باند ھ لیا۔تو پہلی بات کو اللہ رب العزت نے رد کرتے ہوئے فرمایا:
اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْءًا وَّلَایَھْتَدُوْنَ۔[8]
''بھلا اگر اُن کے باپ دادا نہ تو کچھ جانتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں (تب بھی)؟''
اور دوسری بات کوان الفاظ کے ساتھ رد فرمایا:
قُلْ اِنَّ اللہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔[9]
''کہہ دو کہ اللہ بے حیائی کے کام کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیتا، بھلا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ''۔

دوسری مثال:

سورۃ المائدۃ آیت نمبر104،اورسورۃ الأعراف کی آیت نمبر82 ،سورۃ البقرۃ آیت نمبر352،اورسورۃ الأعراف کی آیت نمبر157،سورۃ الانفطارآیت نمبر7،اورسورۃ الکہف کی آیت نمبر73۔ مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں مولف مرحوم نے تفسیر القرآن بالقرآن کا اہتمام کرتے ہوئے اسی نہج کو اپنایا ہے۔[10]
حاصل یہ کہ حضرت شیخ نے اکابر مفسرین اور اسلاف کی روایت پر عمل پیرا ہو کر تفسیر القرآن بالقرآن کو ترجیح دی ہے۔

(2)قرآن کی تفسیر احادیث نبویّہ کی روشنی میں :

تفسیر القرآن بالقرآن کے بعد دوسرا درجہ احادیث مبارکہ کے ذریعے قرآن مجیدکی تفسیر کا ہے۔کیوں کہ احادیث مبارکہ میں کتاب اللہ کی توضیح و تشریح کی گئی ہے ۔ارشادِ ربّانی ہے :
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ۔[11]
اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دو اور تاکہ وہ غور کریں۔
اور آپ ﷺ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیج رہے تھے تو ان سے پوچھا کہ آپ کس طرح فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کتاب اللہ سے۔ آپﷺ نے پوچھا اگر کوئی حکم کتاب اللہ میں نہ ملے تو پھر کیا کرو گے؟ انہوں نے فرمایا حدیث نبوی کی روشنی

میں فیصلہ کروں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احادیث نبویہ قرآن کریم کے بعد شریعت کا دوسرا ماخذ اور قرآنی احکام کی تفسیر ہیں۔[12]
اس حدیث میں تفسیر القرآن بالحدیث اور توضیح القرآن بالحدیث کی اہمیت،فضیلت اور ثبوت موجود ہے۔
مذکورہ تفسیر میں بھی یہی استدلال نظر آرہا ہے اس لئے ممدوح اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بسا اوقات حدیث کے ساتھ راوی کا ذکربھی نہیں کرتے اور بعض ا حادیث کے معنی بھی ذکر کر لیتے ہیں ، مثلاًسورۃ اٰلِ عمر ان کی آیت نمبر 134 کی تفسیر میں پہلے کاظمین کے معنی لکھتے ہیں:
حبس النفس عند امتلاءھا۔۔۔۔من قولہ کظمتُ القربۃ اذا امتلأ تھا و شددت رأسھا۔
پھر اس کی توضیح و فضیلت میں احاد یث تحریر فرماتے ہوئے آپ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا:
''من کظم غیظا وہو یستطیع أن ینفذہ دعاہ اللہ یوم القیامۃ علی رؤوس الخلائق حتّی یخیرہ فی أی الحور شاء''۔[13]
''جو شخص غصے کو ضبط کر لے حالاں کہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے''۔
اسی طرح ایک اور حدیث اس آیت کی وضاحت کے لئے لکھی ہے جو تفسیر درمنثور میں مروی ہے۔[14]علاوہ ازیں دیگر مختلف مقامات پر اسی بات کا اہتمام کیا ہے،مثلاًسورۃ اٰلِ عمران آیت نمبر18،سورۃ النساء آیت نمبر59 اورسورۃ النمل آیت نمبر82 وغیرہ ذالک۔ موصوف نے اسی نہج پرتوضیح المفردات ،اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فضائل آیات اور مسائل فقہیہ میں بھی استشہاد کا اہتمام کیا ہے۔
(3)قرآن کی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ا و رتابعین رحمہم اللہکے اقوال کی روشنی میں :
مولف نے قرآنِ حکیم کی تفسیر میں تیسرے درجے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تا بعین رحمہم اللہ کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔ چوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے براہِ راست شاگرد اور گناہوں سے محفوظ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی خود فضیلت بیان فرمائی ہے ،جیسا کہ سورہ توبہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْاعَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھَارُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔[15]
''جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) ،مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ اُن کی پیروی کی اللہ اُن سے خوش رہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اُس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔''
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علمی تبحر، تفقہ، دربارِ نبوت سے براہِ راست استفادہ کرنے اور فضائل و مناقب کے اہل ہونے کی بناء پر قرآن کریم کی تفسیر میں تیسرا درجہ اقوالِ صحابہ کا ہے، اور حضرات مفسرین نے اسی طرف رجوع فرمایا ہے۔ حضرت شیخ نے اپنی اس تفسیر میں اکثر آیات کی تفسیر صحابۂ کرام اور تابعین کے اقوال سے کی ہے ، مثلاًسورۃ الحج کی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:
یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَۃٍ ۔[16]
''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اُٹھنے میں شک ہو تو ہم نے تمہیں (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا تھا (یعنی ابتداء میں) مٹی سے پھر اُس سے نطفہ بنا کر ،پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنایا، پھر اس سے بوٹی بنا کر، جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی ۔''
موصوف ''مخلّقۃ ''کی تشریح کرتے ہوئے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہماکی تفسیر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
قال ابن عباس رضی اللہ عنہما ای تامّۃ الخلق و غیر تامّۃ الخلق۔[17]

اس کے علاوہ دیگر مواضع میں بھی تفسیر میں یہی طریقہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ، مثلاً سورۃ الأنبیاء[18] اور سورۃالرحمٰن [19]وغیرہ ذالک۔
اس کے علاوہ بھی اسبابِ نزول،مسائل فقہیہ،اخبار و قصص اور فضائل آیات میں حضرات صحابہ کرام کے اقوال کو ترجیح دی ہے۔
تابعین کو چوں کہ صحابہ کرام کے شاگرد اور خیر القرون کا زمانہ حاصل ہونے کی وجہ سے تفسیر میں شرف حاصل ہے یہ وہ زمانہ ہے جس کی خیریت و فضیلت آپ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے ۔ارشاد فرمایا:
خیر النّاس قرنی ثمّ الّذین یلونھم ثمّ الّذین یلونھم ۔[20]
’’لوگوں میں سب سے بہترین میر ا زمانہ ہے ،پھر اس کے قریب ،اور پھراس کے قریب والازمانہ‘‘۔
اگرچہ بعض مفسرین ان کے اقوال کوحجت نہیں مانتے اوربعض حجت مانتے ہیں جس طرح کہ شرح مقدمہ التفسیر لابن تیمیۃ میں مذکور ہے ۔[21]
تابعی کے قول سے وضاحت کرتے ہوئے حضرت شیخ نے سورۃ فرقان کی آیت: "تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا" کی تشریح میں’’ تبارک‘‘کا معنی مشہور تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے قول کے مطابق کرتے ہوئے لکھا ہے:
وقال الحسن والمعنی تزاید خیرہ و عطاء ہ وھی احدی الروایتین عن ابن عباس۔[22]
اسی طرح سورۃ اٰل عمران کی آیت نمبر 45 میں ’’مسیح ‘‘کی تشریح[23] اور سورۃ النساء کی آیت نمبر 24 میں ’’فما استمتعتم بہٖ‘‘ کی توضیح تابعین کے اقوال کے مطابق فرمائی ہے۔[24]

(4) مختلف قراء ات کے بار ے موقف:

قراء ات اس علم کا نام ہے جس کے ذریعے قرآنی کلمات کو پڑھنے اور ادا کرنے کی کیفیت معلوم ہوسکے ۔[25] قرأت عشرہ یا سبعہ کو علم تفسیر میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے ۔شیخ التفسیر محمد شریف اللہ نے بھی اپنی اس تفسیر میں قرا ء ات سبعہ کی اہمیت کو مدِ نظررکھتے ہوئے لغوی، صرفی اور نحوی اختلاف قرا ء ات پر بحث کی ہے۔مثلاً سورۃ القصص کی اس آیت: فَاسْتَغَاثَہُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِہٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ لا فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی ۔ [26] ’’فوکزہ‘‘ کے بارے لکھتے ہیں: "قرأ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فلکزہ موسیٰ علیہ السلام"
دونو ں کے معنی ایک ہی ہیں یعنی کسی کو مُکا مارنا۔[27]
اسی طرح باقی مقامات پر بھی اس کا اہتمام فرمایا ہے،مثلاًسورۃ الضحیٰ کی آیت میں ’’ودّعک‘‘[28] اور سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 135 میں’’فتربّصوا‘‘[29] وغیرہ الفاظ کی وضاحت کے لئے دیگر قراء ات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

(5)اسبابِ نزول کے بار ے میں موقف:

متقدمین اور متاخرین مفسرین کا علم تفسیر میں اسبابِ شانِ نزول جاننے اور اس کی اہمیت پر اتفاق ہے ۔ لیکن شانِ نزول کے سلسلے میں بعض مفسرین نے ضعیف اور موضوعی روایات بھی ذکر کی ہیں۔اس وجہ سے متأخرین کے لئے صحیح و علیل کی پہچان مشکل ہو گئی۔ موصوف نے اپنی تفسیر میں چھان بین اور تحقیق کو مدِ نظر رکھ کر شانِ نزول کو بیان کیا ہے۔حضرت شیخ نے اسبابِ نزول کے بارے میں جن باتوں کا خیال رکھا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:
(1)اسبابِ نزول کو بیان کرتے وقت متعلقہ روایات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ روایت کی استنادی حیثیت بھی واضح ہو جائے ۔
(2)اسبابِ نزول کے مصادر کا اہتمام کیا گیا ہے، البتہ بعض مقامات پر مصادر کا ذکر نہیں کیا ہے۔
(3)اگر کسی ایک آیت کے بارے میں متعدداقوال موجود ہوں تو موصوف نے توجیہ و تطبیق کے ساتھ جمہور کی رائے کوترجیح دیتے ہوئے ذکر کیا ہے۔ البتہ بعض مقامات پر تطبیق کے بغیر متعدد اقوال نقل کئے ہیں۔
(4) اسبابِ نزول کے متعلق غیر صحیح روایات کا تعاقب بھی کرتے ہیں ،اگرچہ بعض مقامات پر ان سے خاموش بھی رہتے ہیں۔
(5) اسبابِ نزول کے بارے میں مفسرین کے اقوال میں اکثر اس طرح کے الفاظ بیان کرتے ہیں:

''قال اکثر المفسرین نزلت ھٰذہ الاٰیۃ فی کذا وکذا ''
اس طریقۂ کار کو مذکورہ تفسیر میں مختلف مقامات پر ملاحظہ کیا جا سکتاہے،مثلاً سورۃ البقرہ کی آیت نمبر(214)[30] سورۃ التوبہ کی آیت نمبر(74)[31]،اورسورۃ الاحقاف کی آیت نمبر 13--18،[32] وغیرہ کے علاوہ بھی بہت ساری جگہوں پر انہی اصول کی پاسداری کی ہے ۔

(6)ناسخ و منسوخ کے بار ے میں منہج:

ناسخ و منسوخ کا علم جاننا ایک مفسر کے لئے شرط ہے ،اس لئے علما نے اس آدمی کے لئے تفسیر بیان کرنے کو ناجائز کہا ہے جو ناسخ و منسوخ کے متعلق واقفیت نہ رکھتا ہو۔[33] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ایسا آدمی خود بھی ہلاک ہوگا اوردوسروں کو بھی ہلاک کردے گا۔[34] کیوں کہ نسخ ایک ایسی چیز ہے جس کا تعلق نقل، روایت اور تاریخ کے ساتھ ہے ۔ اس میں مفسر اپنی رائے یا اجتہاد سے کام نہیں لے سکتا۔
موصوف نے اس کی اہمیت و ضرورت کو اُجاگرکرتے ہوئے'' تفسیر البدیع'' کے مقدمہ میں اس پر ایک تفصیلی رسالہ بعنوانِ'' الفرائد الفرقانیۃ فی اللغات المختلفۃ'' لکھا ہے۔اپنی تفسیر میں بھی نسخ والی آیات میں مثلاً سورۃ البقرہ کی آیت نمبر(180)[35] اور سورۃ الانفال کی آیت نمبر(74) [36]پر بحث کرتے ہوئے ناسخ و منسوخ کو آسان الفاظ میں واضح کیا ہے۔

(7)اسرائیلیات کے حوالے سے مولف کا منہج:

اسرائیلیات سے مراد وہ اخبار و قصص ہیں جو اسرائیلی مصادر سے لئے گئے ہیں۔آپ ﷺ نے اسرائیلیات کے بارے ایک عام قانون بیان فرمایا، جس کوحضر ت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا :
لَا تُصَدِّقُوْا أَہْلَ الْکِتَابِ ، وَلاَ تُکَذِّبُوْہُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَآ أُنْزِلَ اِلَیْنَا۔[37]
''نہ ان کی تصدیق کرو، اور نہ ان کی تکذیب کرو، بلکہ یہ کہو کہ ہمارا ایمان ہے اللہ پر، اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے۔''
جب اسلام کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو تو پھر ان کی روایت کو بیان کرنے کی اجازت بھی دے دی ،جیسا کہ آپ ﷺنے ارشاد فرمایا:
بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیَ إِسْرَاءِیلَ ، وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔[38]
''مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو ،اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں ، اور جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرلے''۔
علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسرائیلیات کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:
پہلی قسم وہ ہے جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے ،پھر اس کا بیان کرنا بھی ٹھیک ہے۔
دوسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے ،پھر اس کا بیان کرنا بھی غلط ہے۔
تیسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں سچ اور جھوٹ کا پتانہ ہو،تو ایسی روایت کی نہ ہم تصدیق کرتے ہیں اور نہ تکذیب ،اس کا حکایۃً بیان کرنا ناجائز بھی نہیں ۔[39]

زیرِ تبصرہ تفسیرمیں اسرائیلیات کم ہیں ،لیکن جہاں کہیں ذکر کیا ہے ،وہاں اس کی نشان دہی بھی کی ہے ،بعض مقامات پر ذکر کرنے کے بعد اسی طرح چھوڑ دیا ہے اور بعض جگہوں پر ان کا بطلان واضح ہونے کے باوجود بھی خاموشی اختیار کر لی ہے ۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی بناوٹ کے بارے میں اس کی لمبائی ،چوڑائی اور سیٹینگ پلان(sitting plan)وغیرہ[40]،تفسیر کے متعلق غیر ضروری چیزوں کا ذکر کرنا،جیسا کہ موصوف نے اصحابِ کہف کے ناموں کا ذکر کیاہے۔[41] اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے مد مقابل جادوگروں کی تعداد وغیرہ کاذکر کرنا[42] اوربعض اسرائیلیات کا تذکرہ کرنا جیسا کہ سورۃ یوسف کی آیت 41کی

تفسیر میں ان کی قمیص[43] کے بارے میں عجیب وغریب باتیں لکھنا بے مقصد اور بے فائدہ معلوم ہوتا ہے اوربعض کو تو عقل بھی نہیں مانتی ۔

امرِ دوم... منہج التفسیر بالدّرایۃ:

تفسیر بالدّرایۃ (رائے) کا مطلب یہ ہے کہ تفسیر کے فن میں ماہرمفسرکا اپنے اجتہاد کے ساتھ، احکام شرعیہ کے استنباط کو تفسیر بالدّرایۃ کہتے ہیں۔[44]

تفسیر بالرای کی دو قسمیں ہیں۔ایک قسم وہ ہے جومقبول و محمود ہے،اور دوسری قسم وہ جومذموم و مردود ہے۔

مقبول تفسیر بالرأی وہ ہے جوتفسیر کی تمام شرائط پر پوری اُترتی اور کتاب و سنت کے موافق ہو،تو بلاشبہ یہ صرف جائز نہیں بلکہ محمود بھی ہے ۔مذموم تفسیر بالرأی وہ ہے جوعربی قوانین،دلائلِ اربعہ اور تفسیر کی تمام شرائط پر پوری نہ اُترتی ہو،تو بلاشبہ یہ نہ صرف نا جائز ہے بلکہ مذموم بھی ہے۔[45]

مذکورہ تفسیر کے پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ مولف نے قرآنی آیات کی تفسیر میں لغت کے قواعد و ضوابط اور علوم بلاغت کا لحاظ رکھتے ہوئے عقائد و فقہی احکام بیان کر دیئے ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے تفسیر بالرّوایۃ میں مقبولیت کی شرائط اور ضوابط کو مدنظر رکھا ہے۔

قرآنی کلمات کی تشریح میں عربی لغت کو مدنظر رکھنے کے حوالے سے بہت سی مثالیں اس تفسیر میں موجود ہیں، جیسا کہ سورۃ زمر آیت نمبر ۵میں قرآنی کلمات کی تشریح کی ہے۔[46]

اسی طرح سورۃالنساء آیت نمبر51میں قرآنی کلمات کی تشریح اشتقاق کے لحاظ سے کی ہے۔ نیز سورۃالنساء آیت نمبر 100 میں قرآنی کلمات کی تشریح نحوی قواعد کے مطابق کی ہے۔[47]

تفسیر بدیع کے بارے میں اکابر اہلِ علم کے اقوال:

کسی بھی تفسیر کی عظمت و رفعت کا اندازہ معاصر اہلِ علم کی رائے سے معلوم ہوسکتی ہے۔ یہاں پر چند اہلِ علم کے تائیدی اقوال بطورِ مثال پیش کئے جاتے ہیں:

حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ درخواستیؒ کے تائیدی کلمات:

حضرت درخواستیؒ فرماتے ہیں کہ'' مذکورہ تفسیر ترجمہ اور نقلی دلائل کے لحاظ بہت اچھی ہے ۔یہ تفسیر جلالین کی طرح مختصرہے مگراس میں قوی معنی اور صحیح اقوال بیان کئے گئے ہیں،بلکہ اس کے لائق ہے کہ مدارس میں تفسیرِ جلالین کی جگہ پر یہ تفسیر پڑھائی جائے۔''[48]

شیخ الحدیث مولانامفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہکی رائے:

اس تفسیر کے بارے میں مفتی نظام الدین شامزئی صاحبؒ فرماتے ہیں: '' یہ ایک ایسی جامع اور حجم کے لحاظ سے مختصر تفسیر ہے جوکہ بڑی بڑی تفاسیر سے آدمی کو مستغنی کر دیتی ہے،اس سے پہلے کسی تفسیر میں یہ جامعیت نہیں تھی۔اس تفسیر میں مرفوع تفسیری روایات پر اعتماد کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور تابعین کے افعال بیان کئے گئے ہیں۔اس لئے میں اس تفسیرکے محاسن کی وجہ مولف سے محبت کرتا ہوں''۔[49]

مذکورہ تفسیر علامہ قاضی حمید اللہ رحمہ اللہکی نظر میں:

شیخ الحدیث قاضی حمید اللہؒ کی نظر میں یہ ایک ایسی تفسیر ہے جو سلف صالحین کی طرح عقائدِ اسلام اور اصولِ ایمان پر جامعیت کی حامل ہے۔ فلاسفہ کے باطل قیاسات،صوفیا کے فاسد خیالات،متکلّمین کی تشکیکات اور جہمیہ کے باطل مکاشفات سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طالب علم کے لئے مفید ہے۔[50]

الحاصل تفسیر کے متعلق خصوصاً جو باتیں قابلِ ذکر ہوتی ہیں ،ان میں سے ایک بات منہج التفسیر بالروایۃ،اوردوسری بات منہج التفسیر بالدرایۃ کی ہوتی ہے۔مولفِ تفسیر نے دونوں کا التزام کیا ہے ۔اس کے علاوہ تفسیر کے متعلق ہم عصر علما کی آراء اور اعتماد اس تفسیر کی استنادی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

اکابرینِ اُمت کی آراء سے بھی معلوم ہوتاہے کہ مذکورہ تفسیر میں بڑی جامعیت پائی جاتی ہے۔ بے شمار خصوصیات اور فوائد

کے پیشِ نظر یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کوہر مدرس اپنے مطالعہ کے ساتھ ساتھ اپنی لائبریری کی زینت بھی بنائیں۔

تفسیر بدیع کی امتیازی خصوصیات:

یہ تفسیر بہت سی خصوصیات اور امتیازات کی حامل ہے، یہاں پر اختصار کے ساتھ چند خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

*--- یہ ایک جامع تفسیر ہے، اور اس میں ایسے عام فہم الفاظ اور آسان اسلوب اختیار کیا گیا جس کی مدد سے مضامینِ قرآن کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

*--- مولف نے ہر آیت کی تفسیر کے آخر میں ''نجم الآیۃ یا نجم الآیات '' کے عنوان سے اہم نتائج اور مقاصد بیان کرتے ہوئے ایک دو سطروں میں ان کا خلاصہ بیان کیا ہے۔[51]

*--- علوم القرآن کے مباحث مثلاًاسباب نزول،قراء ات اور ناسخ و منسوخ کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔[52]

*--- مذکورہ تفسیر میں اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کی وضاحت کی گئی ہے اور فرقِ ضالہ و باطلہ کے عقائد و نظریات کا علمی اور مدلل رد کیا گیا ہے۔[53]

*--- موصوف نے اپنی اس تفسیرمیں دلائل کے ساتھ مذاہبِ اربعہ کے دلائل کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ بیان کیا ہے اور دلائل کی رو سے حنفی مسلک کی تائید کی ہے۔[54]

*--- اہلِ کتاب کے عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اور ان کی کتابوں کے حوالے سے تحریر کیا ہے اور ان کے باطل نظریات کا علمی نقد کیا ہے۔[55]

*--- مذکورہ تفسیر کے مولف نے کلمات کے معانی کی وضاحت کے لئے لغت،اعراب اور بلاغت کابھی اختصار کے ساتھ التزام کیا ہے ۔[56]

*--- آیتوں اور سورتوں کے ما بین ربط سے بھی تفسیر کو مزین کر دیا گیا ہے، اور یہ تفسیر کے محاسن اور اعجاز القرآن میں سے شمار کیا جاتا ہے ۔[57]

*--- ممدوح نے اہم اور اصل مصادر و مراجع پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے حوالہ جات بھی درج کر دیئے ہیں۔

خلاصہ بحث:

شیخ التفسیر مولانا شریف اللہ صاحبؒ کی تفسیر ایک مایہ ناز اور بہترین تفسیر ہے، جس میں تفسیر بالروایۃ اور تفسیر بالدرایہ دونوں کی جھلک نمایاں ہے، موصوف نے اکابر اور اسلاف کے طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے روایت اور درایت دونوں سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ناسخ و منسوخ کی بحث کو بھی مدنظر رکھا ہے، مشکل الفاظ اور تراکیب کی لغوی اور اعرابی تحقیقات ذکر کی ہیں، اور قدیم و جدید تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے ایک بہترین اور عام فہم تفسیر لکھی ہے، تفسیر کے شائقین اور اہلِ علم کے لئے یہ ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

****

مصادر و مراجع:

---

[1] حم السجدۃ ۴۱:۲۴۔

Al-Quran, 24: 14.

[2] مولانا خلیل اللہ ،**تاریخ شمس العلوم** ،(رحیم یار خان،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ،۱۳۴۱ھ)،ص 1-5

Molana Khalil Ullah, Tarikh Sham-ul-Uloom,(Rahim Yar Khan, Maktaba Sham-Ul-Uloom, 1341),Page 1-5.

[3] مولانا عبد الرّزاق بن حافظ محمد رمضان شکارپور سند ھ میں پیداہوئے تھے ،وہاں شکار پور میں علم حاصل کیا پھر وہاں درس وتدریس میں مشغول رہے،اور ۷۱ رجب ۷۷۳۱ھ کو وفات پاگئے۔ (**تاریخ شمس العلوم** ،(رحیم یار خان،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ،۱۳۴۱ھ)،ص 1-5)

Molana Khalil Ullah, Tarikh Sham-ul-Uloom,(Rahim Yar Khan, Maktaba Sham-Ul-Uloom, 1341),Page 1-5.

[4] تاریخ شمس العلوم : 8:1

Tarikh Sham-ul-Uloom, 1:8.

[5] ایضا :10:1

Ibid: 1:10.

[6] محمدشریف اللہ ،**شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع:** (مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ،رحیم یار خان1441ھ):1/1-

Muhammad Sharifullah Shekh Albadie Fe Marifa Maani Kalam-e-Rabbinasamiae(Maktaba Tafsiria Shams ulu loom ,Raheem yar Khan 1441 hijri) 1:1

[7] الأعراف (7): 82

Al-Quran,(7) : 28.

[8] المائدہ (5) : 104

Al-Quran,(5) : 104.

[9] الاعراف (7) :28، انظرالبدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع:محمد شریف اللہ ،شیخ : مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ،رحیم یار خان ۴۲۴۱ھ ، 110/1-

Muhammad Sharifullah Shekh ,Anzar Ul Badee fi Marifat e maani Kalam e Rabbena al samee ,Maktaba Tafseeria Shams Ul Uloom ,Raheem Yar Khan ,4241,Hijri ,1/110.

[10] نفسِ مصدر: 110/1، 1/ 175، 131/2-

Ibid,-131/2 ،175 /1 ،110/1 .

[11] النحل (16): 44-

Al-Quran,16 :44.

[12] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: سنن ترمذی، ابواب الاحکام،باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی ، مصر 1975م ، ص: 123-

Abu Esa Muhammad Bin Esa Tirmizi,sunan e Tirmizi ,Abwab Ul Ahkam,Bab o ma jaa fil Qazi kifa yaqzi, Matbaa Mustafa Al babi al Halabi Egypt ,1975 A-D ,page :123.

[13] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: سنن ترمذی ’’باب فی کظم الغیظ ‘‘:دار احیاء التراث العربی ،بیروت س-ن ،656/1- سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد’’کتاب الطب ‘‘:دار الکتاب العربی،بیروت س-ن، 248/4- احمد بن حنبل ،امام:مسند احمد:مؤسسۃ قرطبہ ،القاہرہ س-ن، 440/4-

Abu Esa Muhammad Bin Esa Tirmizi,sunan e Tirmizi , Bab o fi Ghazmi al Qiz ‘’ Dar Ahya Alturas ,Beruit.656,Suleman Bin ashas sajistani ,sunan abi ,Daud,Kitab Ul tib’’ Dar ul Kitab albi . Beruit 248/ 4 .Ahmad Bin Hanbal ,Imam,Musnad Ahmad : moassasa Qurtaba ,al Qahira 4/440.

[14] سیوطی، جلال الدین:الدرالمنثور فی التفسیربالمأثور: دار الفکر ،بیروت س-ن،316/2- شیبانی،احمد بن عمرو: الآحادوالمثانی :دار الرأیۃ، ریاض۱۹۹۱ء، ص2- بحوالہ البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع:شریف اللہ ،شیخ : مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان1424ھ، 22/1-

Sayuti, jalaludin Addar Almansuerfi Altafsirbilmasor Darulfiqar Berut316.
Shebani Ahmad Bin Umr, Alhad wal masani Darruraya, Riadh, 1991, page: 2
Albadi fi Marifate Maani Kalame-e-Rabbana sami sharifullah shakh Maktaba Sham-Ul-Uloom, Rahim Yar Khan 1424 Hijri 22/1.

[15] التوبہ: (9): 100-

Al-Quran 100:9

[16] الحج(22): 5-

Al-Quran22:5

[17] محمد شریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان۴۲۴۱ھ، 22/1- ابو جعفر، محمد بن جریر طبری، تفسیر طبری، دار الفکر، بیروت س،ن :580/11-

Muhammad Sharifullah Shekh Albadiea Fi Marifata Maani Kalame Rabbana Samea Maktaba Tafsirea Sham-sululom rRahim yar khan4241 hijri 22/1 Abbujafar M uhammad bin jarir Tibri Tafsir Tibri Darulfiqar Berut, 11/580.

[18] الأنبیاء (12): 98، 99، 100-

Alquran-99 ، 98.

[19] الرحمٰن55 : 12-

Alquran 55 -12 :

[20] بخاری،محمد بن اسماعیل :صحیح بخاری’’باب فضائل أصحاب النبی ﷺ‘‘ :دارلاشاعت اردو بازار ،لاہور س-ن، 1/ 612-

Bukhari Muhammad bin Ismael :sahi bukhari chapter fazael ashab al Nabi saw ‘published urdu bazar Lahore 1/612.

21 محمد بن صالح:شرح مقدمہ التفسیر لابن تیمیۃ :دار الوطن ،الریاض1415ھ ، 107، 108-

Muhammad bin salih : sharh muqdamama tfsir ibne temea dar ul watan rhiadh 1424 hijri 107 ‘108 .

22 محمد شریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یارخان، 1424ھ-207/2

Muhammad Sharifullah, Albadie: 2/207.

23 نفس مصدر، 229/1-

Ibid 229/1

24 المرجع السابق، 73/1-

Ibid 73/1

25 عبد الفتاح،قاضی:البدور الزاہرۃفی القراء ات العشرۃ من طریق الشاطبیۃ:مکتبہ البابی الحلبی وأولادہ،مصر، 1955، ص:5-

Abdul Fattah qazi alburalzahiar ‘maktaba halbi, Page: 5.

26 القصص 28: 15-

Al-Quran 28/15

27 محمدشریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان، 1424ھ، 74/2-

Muhammad Sharifullah Shekh Albadiea Fi Marifata Maani Kalame Rabbana Samea, Maktaba Tafsirea Sham-sululom rRahim yar khan. 4241 hijri, 1/221

28 نفسِ مصدر، 158/2-

Ibid 2/158

29 المرجع السابق، 89/2-

Ibid 2/89

30 نفسِ مصدر،1/ 147-

Ibid 1/147

31 نفسِ مصدر، 44/1-

Ibid 1/44

32 نفسِ مصدر، 5/2-

Ibid2/5

33 بدر الدین،محمد بن عبد اللہ،الزرکشی:البرھان فی علوم القرآن:دار المعرفۃ بیروت،لبنان1975ء، 29/2-

Bad ru din Muhammad bin Abdullah .alzar kashi alburhan darulmarifa berut 1975ad,2/29.

34 ابوا لفرج،عبد الرحمٰن بن علی:القصاص و المنکرین:المکتب الاسلامی،بیروت، 1988، ص 181-

Ibne juzae alqisas walmunkarin 1988 page 181.

35 محمد شریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان۱۴۲۴ھ، 128/1-

Muhammad Sharifullah, Albadie, Maktaba Shamsululoom, Rahim yar Khan, 1/ 128.

36 نفسِ مصدر، 13/1-

Ibid 1/13.

37 بخاری ،محمد بن اسماعیل :صحیح بخاری:دار الشعب،القاہرہ۱۹۸۷ء، 237/3-

Bukhari, Sahih e Bukhari, Dar-al-Shab, Al-Qahira, 1978, 3: 237.

38 بخاری ،محمد بن اسماعیل :صحیح بخاری:دار الشعب،القاہرہ، 1987، 207/4-

Bukhari, Sahih e Bukhari, Dar-al-Shab, Al-Qahira, 1978, 4: 207.

39 ابو العباس،احمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ،شیخ الاسلام : مقدمہ تفسیر لابن تیمیۃ:مکتبۃ ابن تیمیۃ ،ریاض س-ن:ص42-

Abu al-Abbas, Ahmab bin Abdulhaleem, Ibn e Taimiya, Muqaddama Tafseer Ibn e Taimiyah, Maktatba Ibn e Taimiyah, Riadh, Page: 42.

40 محمد شریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان۱۴۲۴ھ، 102/1-

Muhammad Sharifullah, Albadie, Maktaba Shamsululoom, Rahim yar Khan, 1/ 102.

41 نفسِ مصدر،9/2-

Ibid: 2/9.

[42] نفسِ مصدر، 2/ 26-

Ibid: 2/26.

[43] نفسِ مصدر، 1/ 129-

Ibid:1/129.

[44] الذہبی ،محمد حسین ،ڈاکٹر:التفسیر والمفسرون:مکتبہ وھبہ ۴۱ شارع الجمہوریہ ،القاہرہ، 2000ء، 183/1-

Muhammad husin zahbi tafsir walmufassirun mktba wahb ejypt 2000AD ,1/183

[45] نفسِ مصدر، 189/1،188-

ibid 1/1891,188 -

[46] محمد شریف اللہ ،شیخ :البدیع فی معرفۃ معانی کلام ربّنا السمیع: مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم ، رحیم یار خان، 1424ھ، 35/2-

Muhammad Sharifullah Shekh Albadie, Maktaba Tafseeriya, Rahim Yar Khan, 2/35.

[47] نفسِ مصدر، 86/2-

Ibid2/86

[48] تفسیر البدیع، 1/ 126-

Ibid1/126

[49] البانی، محمد ناصر الدین البانی:سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃو الموضوعۃ:المکتب الاسلامی،بیروت، 1975ء526/3-

Albani silsila ahadis azaefa walmuzua 1975Ad 3/526.

[50] ایضاً:سورۃ الواقعۃ، 124/2-

Al-Quran 2/124.

[51] تفسیر البدیع، 47/1، 50، 58-

albadi 1/47. 50 ,58.

[52] تفسیر البدیع، :سورۃ البقرہ، ص128، 155، 147، النساء 98، یوسف 129، 133-

Al-Quran98.

[53] المرجع السابق، سورۃ البقرۃ، ص63، الاعراف 121، الانبیاء 109-

Al-Quran129’133.

[54] المرجع السابق، ص156، 160، النساء 146-

Albadi, Page: 156-160.

[55] المرجع السابق، سورہ آل عمران، 7/ 112-

Ibid, 7: 112.

[56] المرجع السابق، سورۃ البقرۃص۱۳،۸۸۱-

Ibid, Page: 188.

[57] المرجع السابق، سورۃ النساء ص۶۱۱،۳۰۱،۱۶،۵۵/ المائدۃ۲۸۱،۸۴۱:ج۱-

Ibid: Page: 611, 1/841.